اللہ ہی کے لئے مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

مشـــــرق

اتوار ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۷ء

جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی حاصل کئے جائیں

قرآن کالج کی افتتاحی تقریب سے ڈاکٹر اسرار احمد اور مولانا محمد کاندھلوی کا خطاب

لاہور ۱۰ر اکتوبر (پ ر) مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے نئے تعلیمی منصوبے قرآن کالج میں تعلیم کے آغاز کے موقع پر قرآن اکیڈمی میں انجمن کے زیر اہتمام آج ایک تقریب افتتاح منعقد کی گئی۔ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی اس سادہ اور پروقار تقریب کے مہمان خصوصی تھے

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انجمن کے صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد نے فرمایا کہ قرآن کالج کے قیام کی صورت میں ان کے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر پوری ہونے کی صورت پیدا ہوئی ہے اور یہ کالج چونکہ خدمت دین کے سلسلے کی ایک کڑی ہے لہٰذا آج کا دن ہمارے لئے یوم تشکر ہے انہوں نے کہا کہ علمی سطح پر خدمت دین کا کوئی موثر کام کرنے کیلئے ضروری ہے کہ جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی حاصل کئے جائیں اور اس خلیج کو کم کرنے کی کوشش کی جائے جو مدارس دینی اور سکول و کالج کے درمیان حائل ہو چکی ہے ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس ضرورت کا احساس سب سے پہلے شیخ الہند کو ہوا تھا علی گڑھ اور دیوبند کے درمیان خلیج کو پر کرنے کے لئے جامعہ ملیہ کا قیام عمل میں آیا مولانا ابوالکلام آزاد کا قائم کردہ دار الارشاد اور علامہ اقبال کا تجویز کردہ دار الاسلام اسی سلسلے کی کڑیاں تھیں۔ بدقسمتی سے یہ ادارے کوئی موثر کام کرنے سے پہلے ہی بوجوہ منتشر ہو کر رہ گئے قرآن کالج کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ڈاکٹر صاحب نے توجہ دلائی کہ کسی بھی بڑے کام کی ابتداء عموماً نہایت چھوٹے پیمانے پر ہوتی ہے علی گڑھ کا آغاز ایک چھوٹے سے کالج کی شکل میں ہوا تھا دار العلوم دیوبند کی ابتداء بھی ایک طالب علم اور ایک استاد سے ہوئی تھی ہمیں اپنی امکانی کوشش کرتے ہوئے اللہ سے دعا کرنی ہے کہ اس چھوٹے سے کام کو کسی بڑی دینی خدمت کا پیش خیمہ بنا دے

مولانا مالک کاندھلوی نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر صاحب کے اخلاص اور ان کی دینی خدمات کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے فرمایا جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ دین کا کام کرتا ہے اس کا تعاون کرنا ہمارا اولین فریضہ ہے مولانا نے کہا کہ ہمارے موجودہ نظام تعلیم میں قرآنی علوم کے فقدان کی وجہ سے بہت بڑا خلا پیدا ہو چکا ہے جس کے منفی اثرات ہماری اجتماعی زندگی میں واضح طور پر محسوس کئے جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ خود بھی گذشتہ بیس برس سے نظام تعلیم کی اصلاح کے لئے کوشاں ہیں مولانا نے قرآن کالج کے قیام کو نہایت خوش آئند قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض ایک کالج کا قیام نہیں ہے بلکہ یہ جدید علوم کے ساتھ قرآنی علوم کو ہم آہنگ کرنے کی ایک تحریک ہے اور یہ تحریک اگر چل نکلے تو یہ بہت بڑا کارنامہ ہو گا آخر میں مولانا نے کالج اور اس کے طلبہ کے لئے دعا فرمائی

قارئین کے لئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ داخلہ کے لئے درخواست دینے والے ۴۲ طلبہ میں سے ۲۳ طلبہ نے میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کی تھی۔ ان میں چھ طلبہ وہ ہیں جن کے میٹرک میں ۷۰ فی صد یا اس سے زیادہ نمبر تھے لیکن انٹر میں ان ۲۴ میں سے صرف ۴ طلبہ فرسٹ ڈویژن حاصل کر سکے۔

انٹرویو کے دوران طلبہ سے مذکورہ صورت حال سے متعلق سوالات کئے گئے۔ اکثریت

نے اعتراف کیا کہ کالج میں ہوم ورک کی جانچ پڑتال نہ ہونا، یونین یا دیگر طلبہ تنظیموں میں شمولیت اور کالج کینٹین کی وجہ سے کلاسوں سے غیر حاضری، وہ اہم وجوہات ہیں جنہوں نے اس صورت حال کو جنم دیا ہے۔ ۲٪ طلبہ کو گھریلو پریشانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

مذکورہ تجزیہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کالج میں کلاسوں سے غیر حاضری پر جرمانہ کا نظام اور ہوم ورک کی تاکید کا اہتمام وقت کی کتنی اہم ضرورت ہے۔ الحمد للہ کہ ہم نے قرآن کالج میں ان امور کا خصوصیت سے اہتمام کیا ہے۔ ہم اللہ کی رحمت سے پُرامید ہیں کہ ہمارا یہ تعلیمی منصوبہ کامیابی سے رُو بہ عمل آئے گا۔ اس سلسلے میں ہم رفقاء و احباب کی دعاؤں کی شدید ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

●●●

فہمِ قرآن

اور

خصوصاً قرآن کے منضبط اور مربُوط مطالعہ کے ضمن میں —

ڈاکٹر اسرار احمد

کی نشری (ریڈیو) تقاریر پر مبنی ایک اہم تصنیف

قرآن مجید کی سُورتوں کا اجمالی تجزیّہ

(سورہ الفاتحہ تا سورہ الکہف)

ضرور مطالعہ کیجیے